

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (ﷲ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹.

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
مینو منزل وارث روڈ لاہور

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم اے (امپریس روڈ لاہور) منیجر

نور افشاں

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام منیجر صاحب ہونا چاہئے
اور مضامین و اشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء	نمبر ۸

قطعاتِ حشمت

گہِ گلگشت بگلزارِ جہاں بود مے   زیں چمن با دِ سحر یا بر کباب است منم
از من اے عافیت اندیش چہ پرسی حالم   در غمِ ہجر تو صد گونہ عذاب است منم
با کسے حرف و حکایت نزنم اے حشمت   حالیا کنجِ خموشی و کتاب است منم

دیگر

ہمیں مرا بجہاں طرب یابس ست غرور   کہ در غمِ تو لبم خشک و چشم تر گردد
خیالِ یار کہ چوں مردمکِ چشم نشست   گماں مبر کہ دگر بیگزماں بدر گردد
زوصف آں لبِ شیریں عجب مدار حشمت   کہ کلک در کفم امروز نیشکر گردد

رُباعی حشمت

در دہر نہ از پئے صواب آمدہ ایم   از بہرِ خطا و خور و خواب آمدہ ایم
در صفحۂ کائنات بیکار و فضول   مانندِ خراجۂ کتاب آمدہ ایم

غزل

از قلم مسٹر صبر بلہوری

خداوندِ عیسیٰ جب آیا وہاں سے   چنے اُس نے بارہ حواری یہاں سے
اگرچہ وہ کمزور مفلس تھے لیکن   جہاں اُس نے جیتا انہیں کی زباں سے
لکھوں اُن کے اسم گرامی یہاں پر   جو اعلیٰ و افضل ہیں سارے جہاں سے
یوحنا و پطرس اندریاس و تھوما   یہُودا متّی ہیں جو برتر بیاں سے
شمعون و یعقوب حلفا کا بیٹا   ثنا فیلبس کی کروں کس زباں سے
خداوند کا بھائی یعقوبؔ اوّل   فدا بارتہلموں تھا عیسیٰ پہ جاں سے
یہُودا جو تھا اسکریوتی نکما   پشیماں ہُوا اور گیا اپنی جاں سے
جگہ اس کی متھیاس صادق نے پائی
ہُوا فیصلہ صبر یہ آسماں سے

کیوں گاؤ کشی ہندوستان میں مسدود نہ ہو؟

مسیحیت کھانے پینے پر منحصر نہیں۔ اگر چین کے لوگ کسی جانور کا گوشت کھانا پسند کرتے ہیں جس کا ذکر بھی ہندوستان میں مکروہ ہے اور وہاں کے مسیحی اپنے ملکی رواج کے باعث اس بات میں غیر مسیحیوں کے ساتھ متفق ہیں تو ہندوستانی غیر مسیحی ان سے نفرت دکھلائیں تو خیر لیکن کوئی ہندوستانی مسیحی چینی مسیحیوں کو دائرہ مسیحیت سے خارج نہ سمجھیگا۔ ورنہ مسیحیت عالمگیر نہ ہوتی۔

اسی طرح ہندوستانی مسیحیوں پر بھی کوئی غیر ملکی مسیحی بھائی عیب نہ لگائیگا۔ اگر وہ اپنے ملک کے رواج پر کسی جانور کا گوشت کھاتے یا ترک کرتے ہیں۔ چونکہ ہم ہندوستانی مسیحیوں کو کئی وجوہات سے ور اخلاقی وجوہات وبیداری کی بنا پر ہوں گائے

کا گزشت ترک کرنا افضل ہے۔

اول ۔ اپنے کھانے کے لئے خدا کے کام کو نہ بگاڑیں

دوم ۔ ہندوستانی بھائیوں کو جن کے لئے مسیح مؤا ٹھوکر نہ کھلائیں

سوم ۔ ترک کرنے سے جبکہ ہماری ترقی نہیں رکتی اور نہ مسیحیت کا نقصان ہوتا ۔ ایک پرامن امید ہوتی ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے جو ہم مسیح نبی نے کہی تھی ۔ کہ کیونکہ میں نے رحم چاہا اور نہ کہ قربانی " یہودی معتقدات کے موافق کہنے والا خدا تھا ۔ یعنی ہوسیع نبی کی معرفت ۔

مگر جب خداوند یسوع مسیح آیا تو اُس نے قوم کو ترغیب دی کہ جا کے اس کے معنی دریافت کرو کہ میں قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد اس نے اپنی جان قربان کی ۔ جب عملی طور سے ثابت کر دکھایا کہ وہ ارحم الراحمین نہ صرف انسانوں کے گناہوں کا کفارہ دے کر جہان کو نجات دینے آیا تھا ۔ بلکہ اُس نے قربانی کی چھری تمام جانوروں کی گردن سے باز رکھنے کے لئے بھی یہ عمل کیا تھا ۔ لیکن افسوس ہے کہ آدمیوں نے اس کے معنی نہ سمجھے کہ میں قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو چاہتا ہوں ۔ البتہ پولس رسول نے بڑے زور سے الہٰی روح کی ہدایت سے آئندہ کو قربانی منع کی ۔ بلکہ اس سے زیادہ

راقم ۔ میر عالم خاں مسیحی از چک نمبر ۲۷۲

تر نتارن نصف صدی پہلے

کینن ای گلفورڈ صاحب جو کہ ۴۱ سال تک ترنتارن واقع پنجاب میں چرچ مشنری سوسائٹی کے مشنری رہ چکے ہیں اس بات کی یادگار ہیں کہ جب وہ پہلے پہل ہند میں وارد ہوئے اُس وقت علاقہ ترنتارن میں دو مسیحی تھے اس زمانے سے یکایک ۳۲۹۳ اشخاص بذریعہ بپتسمہ انجیل کلیسیا ہو چکے ہیں ۔ اس علاقہ میں ۴۳ جماعتیں مختلف جگہوں پر واقع ہیں اور ہر ایک کا اپنا جدا انتظام ہے نیز ۴۳ دیہاتی مدارس ہیں جنکو سرکار سے اس قدر امداد مل رہی ہے جو کہ مدارس کے تمام مصارف کے لئے کافی ہے ۔ اور ۴۳ گرجے ۔ وسیع کوڑھی خانہ اور گرجیوں کے صاف و پاک بچوں دو ہوم موجود ہیں ۔

کینن صاحب کے دوست اور عمر رسیدہ مسیحی اس خبر سے مزید خوش ہونگے کہ ایک ایک مشنری کے وسیلے سے خدا نے کیا کیا تبدیلیاں کردی ہیں اور نوجوان مسیحیوں کو اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نصف صدی پہلے ملک پنجاب کی ایمانی حالت کیا تھی ۔ خدا موجودہ مشنریوں کی زندگیوں کو بھی ایسا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ کامیاب بنائے ۔ ع

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

تحریک شدھی ایک ہندو بزرگ کی نظر میں

(خان)

آجکل شدھی کا ہر جگہ چرچا ہے اور مختلف لوگوں کا خیال اس تحریک کی نوعیت و انجام کے متعلق مختلف ہے مگر ہم زمانہ میں ایک شائع شدہ ایک طویل مضمون کے چند اقتباسات ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ۔ جو کہ ایک ہندو بزرگ موسوم مسمی پریم چند بی ۔ اے کی طرف سے شائع ہؤا اور جسے رسالہ صوفی نے نقل کیا ہے ۔ ناظرین کو بغیر کسی حاشیہ آرائی کے شدھی کی اصل حقیقت ظاہر ہو جائیگی ۔ یہ تحریر " انجام شدھی " کے عنوان سے شائع شدہ ہمارے خیالات کی مصدق ہے ۔ خان

" شمالی ہندوستان میں ملکانہ راجپوتوں کی شدھی کا مسئلہ اپنے نتائج کے اعتبار سے جتنا اہم ہو رہا ہے آج تک شاید اور کوئی مسئلہ نہ ہوگا ۔ بالخصوص اسلئے کہ جہاں تک اخباروں سے ظاہر ہوتا ہے ہندو جماعت اس تحریک کو جاری رکھنے اور قومی تر بنانے کے لئے متفق ہو چکی ہے ۔ شاید ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھائیں اور انجمنیں میں اتفاق و اتحاد نظر آرہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ہندوؤں کی مجموعی طاقت کو اس کی امداد و اشاعت پر آمادہ دیکھ کر مسلمانوں میں سخت بدگمانی پیدا ہو گئی ہے ۔ اب بھی کچھ غیر متعصب مسلمان کانگریس کے کاموں میں شریک ہوتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ مگر انہیں جمہور اسلام اپنے مذہبی دائرہ سے خارج سمجھتا ہے ۔ لوگ سوراجیہ کو ہندو راجیہ کا مترادف کہنے لگے ہیں ؟

یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ بالآخر ہندو قوم نے بھی تبلیغ کا وہی راستہ اختیار کیا جس پر آسے خود اعتراض تھا ۔ چاہے بانگ دہل سے اعلان کیا جائے کہ ہندو قوم نے شدھی کی تحریک محض اپنا شیرازہ باندھنے کے لئے جاری کی ہے اور اسے کسی فرقہ یا مذہب کو نقصان پہنچانا منظور نہیں ۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ صریح انتقامی پالیسی ہے ۔ یہ مادیات کا دور ہے اور مادی اغراض و مقاصد جنکا مجموعی نام سیاست رکھا گیا ہے ۔ زندگی کے کل شعبوں پر حاوی ہیں ۔ مذہب بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں ۔ ہم آجکل مذہب کی تلقین و تبلیغ روحانی صداقتوں کی بنا پر نہیں کرتے ۔ اس میں سیاسی اور ملکی فوائد مضمر اور مخفی ہوتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اسلامی حکومت کا زمانہ تعصبات کا زمانہ تھا ۔ اس وقت تبلیغ اسلام کا منشا سیاسی نہیں بلکہ محض مذہبی تھا ۔ اور غالباً موجودہ زمانہ میں بھی یہ تحریک سیاسی امور پر مبنی نہیں ہے مگر

ہندوؤں کی شدھی کی تحریک

خالصتاً اور کلیتہً سیاسی امور پر مبنی ہے ۔ ذات کی تفریق کو مٹانا ۔ اچھوتوں کو ہم آغوش کرنا (دیکھو صفحہ ۱۱)

نور افشاں

مطبوعہ ۔ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء

مسیحیوں اور مسلمانوں کے درمیان رشتہ

گزشتہ نمبر میں ناظرین کرام پادری امر سدھو صاحب کا مضمون عنوان مذکورہ پر پڑھ چکے۔ آپ کی معلومات نے آپ کو زمانہ حال کے رشتہ کے سوال نے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل تک پہنچا دیا۔ وہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل کے باپ بیٹا کے رشتہ کو توڑا۔ اُن کے دینی رشتہ کو تہ و بالا کیا۔ حضرت محمد کو حضرت اسمٰعیل کی نسل سے جدا کیا۔ تمام اہل اسلام کو ابراہیمی نعمت سے محروم کیا پھر ہماری کتاب الفرقان کی سند سے ثابت کر دیا۔ کہ مسیحیوں اور مسلمانوں میں نہ صلبی و خاندانی رشتہ ہے نہ روحانی رشتہ ہے۔ گویا بزعم خود پادری صاحب نے ہمیں بھرے اکھاڑے میں پچھاڑ دیا۔ اس میدان میں آپ ہم پر گوئے سبقت لے گئے۔ کمال کر دکھایا۔ فی الحال آپ کی تسل کے لئے تھوڑی دیر ہم نے بھی اپنی ہار مان لی۔ پر پادری صاحب کسی دوسرے کی بھی سنینگے؟ یا نہیں اگر آپ نہ سنینگے تو ہم ناظرین نور افشاں کو سنائینگے۔ سنئے۔

حضرات پیدایش کی کتاب میں لکھا ہے سو ابرام کی جورو سری نے بعد اس کے کہ ابرام کنعان کی زمین میں دس برس رہا تھا اپنی مصری لونڈی لیکر اپنے شوہر ابرام کو دی کہ اس کی جورو ہو اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا۔ اور وہ حاملہ ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ تو اپنی بی بی کو حقیر جانا۔ ۔ ۔ ۔ تب سری نے اس پر سختی کی اور وہ اس کے سامنے سے بھاگ گئی اور خداوند کے فرشتے نے اُسے میدان میں پانی کے چشمے کے پاس پایا۔ ۔ ۔ ۔ اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پھر جا اور اس کے تابع رہ پھر خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے۔ اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنیگی اس کا نام اسمٰعیل رکھنا۔ کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا۔ وہ وحشی آدمی ہوگا۔ (مثل گورخر آزاد ہوگا) اس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اس کے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کریگا (ہنوز اسمٰعیل کا کوئی بھائی پیدا نہ ہوا تھا) ۔ ۔ ۔ ۔ اور ہاجرہ ابرام کے لئے بیٹا جنی اور ابرام نے اپنے بیٹے کا نام اسمٰعیل رکھا۔ باب ۱۶۔

اور کیا سرہ جو نوے برس کی ہے جنیگی؟ اور ابرہام نے خدا سے کہا کہ کاش اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے۔ تب خدا نے کہا کہ بے شک۔ تیری جورو سرہ تیرے لئے ایک بیٹا جنیگی تو اس کا نام اضحاق رکھنا اور میں اس سے اور اس کے بعد اس کی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا۔ اور اسمٰعیل کے حق میں میں نے تیری سنی دیکھ میں اسے برکت دونگا اور اسے برومند کرونگا اور اسے بہت بڑھاؤنگا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اسے بڑی قوم بناؤنگا۔ لیکن میں اضحاق سے ۔ ۔ ۔ ۔ اپنا عہد قائم کرونگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جب اس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ہوا تو وہ تیرہ برس کا تھا۔ باب ۱۷۔

تب اس نے ابرہام سے کہا کہ اس لونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال دے۔ کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ پر اپنے بیٹے کی خاطر یہ بات ابرہام کی نظر میں نہایت بُری معلوم ہوئی۔ خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر میں بُری معلوم نہ ہو۔ ۔ ۔ ۔ اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کرونگا۔ اس لئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے۔ تب ابرہام نے صبح سویرے اٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اس کے کاندھے پر دھر کر دی اور لڑکے کو بھی اُسے رخصت کیا اور وہ روانہ ہوئی۔ اور بیر سبع کے بیابان میں بھٹکتی پھرتی تھی اور جب مشک کا پانی چوک گیا تب اُس نے اس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا اور آپ اس کے سامنے ایک تیر کے ٹپے پر دور جا بیٹھی۔ کیونکہ اُس نے کہا میں لڑکے کا مرنا نہ دیکھوں سو وہ سامنے بیٹھی اور چلا چلا کے روئی تب خدا نے اُس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اس سے کہا کہ اے ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا۔ مت ڈر کہ اس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے خدا نے سُنی۔ اٹھ اور لڑکے کو اٹھا اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤنگا۔ پھر خدا نے اُس کی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر اس مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔ اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیر انداز

ہو گیا اور وہ فاران کے بیابان میں رہا اور اس کی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اس کے بیاہنے کو لی - ۲۱ : ۹ - ۲۱ پھر پچیسویں باب کی آیت ۱ - ۱۰ تک ابرہام کے دوسرے بیٹوں کا اور ان کو پورب کی سرزمین میں روانہ کرنے کا۔ حضرت ابرہام کی وفات اور حضرت اسحٰق و اسمٰعیل کے اپنے باپ کو کفن دفن کرنے کا ذکر ہے۔ یہ کل بیان ہمارے اور پادری امر سدھو صاحب کے مخالفانہ دعاوی کی بنیاد ہے۔

پادری امر سدھو صاحب کا دعویٰ ہو کہ مگر حضرت اسمٰعیل کی بابت ہم توریت میں پڑھتے ہیں کہ گو وہ حضرت ابراہیم کی صلب سے تھے تو بھی حضرت ابراہیم کی اولاد ہونے اور مرتبہ حق فرزندیت سے خارج ہو گئے تھے۔ بی بی سرہ نے اس کو خارج کیا خدا تعالیٰ نے اس کی تصدیق کی۔ حضرت ابراہیم کو بی بی سرہ کی تجویز پر عمل پیرا ہونے پر مجبور کیا۔ حضرت ابراہیم نے عمل کیا۔ . . . . . اس کے بعد اسمٰعیل اور اس کی اولاد کا نام یا ذکر تک نہیں آتا جس سے کسی قسم کے باہمی رشتہ کا شائبہ بھی پایا جائے۔ پس اگر حضرت محمد صاحب اسمٰعیل کی نسل سے تھے (اگرچہ اس کا ثبوت مطلق نہیں) تو ظاہر ہے کہ طبعی رشتہ مسیحیت اور محمدیت میں بالکل نہ تھا . . . . . پھر آپ روحانی رشتہ کے بھی منکر ہیں . . . . پھر آپ جس قدر توریت کو سمجھے ہیں اسی قدر ہماری کتاب الفرقان اور تحقیق الاسلام کو بھی سمجھ کر اپنی غلط فہمی کو اس سے ثابت کرتے ہیں آپ کو ان مشکلات کے قعر میں اس لئے مبتلا ہونا پڑا ہے کہ آپ نے ہمارے اصلی سوال کو بدل کر مسیحیت و محمدیت کا سوال بنا لیا۔ درحالیکہ ہمارا اصلی سوال مسیحیوں اور مسلمانوں کے رشتہ کے متعلق تھا نہ مسیحیت و محمدیت کے متعلق۔

حکایت

جوتشیوں کے مدرسہ میں ایک وزیر نے اپنے بیٹے کو جوتش کی تعلیم پانے کے لئے داخل کر دیا۔ جب اس کی تعلیم کا کورس ختم ہو گیا تو وزیر نے اپنے بادشاہ سے عرض کی کہ وہ اس کے جوتش کا امتحان کرے۔ بادشاہ نے اس درخواست کو منظور کر کے وزیر کے لڑکے کی جماعت کو طلب کیا کہ اس کا امتحان کرے۔ بادشاہ نے اپنی انگوٹھی انگلی سے نکال کر اپنی مٹھی میں بند کر لی۔ جماعت کے تمام لڑکوں سے سوال کیا کہ بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے یکے بعد دیگرے دوسرے لڑکے یہ جواب دیتے رہے کہ کوئی گول گول چیز بادشاہ کی مٹھی میں بند ہے۔ اس میں ہول بھی گول گول ہے یہ وہ چکی کا پاٹ ہے۔ پر وزیر زادے نے جواب دیا تھا کہ بادشاہ سلامت کی مٹھی میں انگوٹھی ہے۔

پادری صاحب بائبل کو ہم بھی پڑھتے ہیں اور غیر مسیحی اصحاب بھی پڑھتے ہیں اور آپ بھی پڑھتے ہیں لیکن جب بائبل کا کوئی مقام زیر بحث آ جاتا ہے تو بہتیرے بائبل خواں اصحاب کی عقل و فکر کا گھوڑا اس کی تفہیم کے امتحان کے موقع پر نکلا کرتا ہے وہ مٹھی میں چکی کے پاٹ ہی بند دیکھا کرتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی معاملہ کلام اللہ کی زیر نظر آیات کی تفہیم میں آپ کے سامنے آ گیا ہے۔ (باقی باقی)

ولیعہد جاپان کی شادی

ولیعہد جاپان کی شادی کی رسم شاہی محل میں عمل میں آئی۔ مذہب شینٹو کی کتاب کی تلاوت کی گئی اور آخر میں شراب کا دور چلا۔ رسم کے بعد شہزادہ اور شہزادی جم غفیر سے خراج قبول کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔

معلومات

سردی کی شدت سے بعض اوقات جو دانت بجنے لگتے ہیں۔ عام طور پر انہیں دانتوں ہی کی کڑکڑاہٹ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اس میں دانتوں کی حیثیت محض ذیلی ہوتی ہے۔ دراصل سردی کا اثر جبڑوں کے عضلات پر ہوتا ہے یہ عضلات وہی ہوتے ہیں جن کی مدد سے ہم چباتے اور بات کرتے ہیں۔ منہ کھولتے ہیں۔ انہی کی لرزش دانتوں پر مؤثر ہوتی ہے اور دانت بجنے لگتے ہیں

ڈاکٹر جیمس کاٹن نے حال میں ایتھر کا ایک مرکب ایسا تیار کیا ہے کہ جس کے سونگھنے کے بعد انسان کی قوت رازداری سلب ہو جاتی ہے اور وہ اپنا گہرے سے گہرا راز بتا دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ چند روز ہوئے لنڈن میں بچوں کی ایک استانی کو جو نوجوان اور نہایت ہی حسین تھی۔ چند بدمعاش کہیں بھگا کر لے گئے اور اس کے بعد جب وہ واپس آئی تو بالکل بیہوش اور ازخود رفتہ معلوم ہوتی تھی۔ اسپتال میں پڑی ہوئی تھی۔ مگر حادثہ کے متعلق نہ کسی سوال کا جواب دے سکتی تھی۔ نہ کوئی مفید اطلاع۔ پولیس اپنی ساری کوشش کر کے تھک گئی۔ اس کے بعد ہسپتال کے دو ڈاکٹروں نے اس ایتھر کا مرکب اسے سنگھایا جس سے اس کے ہوش و حواس درست ہو گئے اور پورے واقع کی تفصیل اس نے بیان کر دی۔ مجرموں کا پتہ لگ گیا۔ عدالت میں مقدمہ پیش ہوا اور یہاں بھی اس استانی نے اپنے سابقہ بیان کے مطابق اظہار دیا۔

جرمنی میں ایک لیڈی ہے جو قوت ارادی سے بیماروں کا علاج کرتی ہے۔ اس نے کئی ایسے مریضوں کا علاج کیا ہے جن کو ڈاکٹر لاعلاج کر چکے

تھے۔ وہ لیڈی قوت ارادی سے بیمار کے دل میں اس امر کا مکمل یقین بٹھا دیتی ہے کہ "میں ہرگز بیمار نہیں ہوں" اور جس وقت اس قوت کا عمل بیمار پر کرتی ہے اس وقت وہ اپنے آپ کو مکمل صحت میں چلتا۔ پھرتا۔ کھاتا۔ پیتا دیکھتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ چند دنکے عمل کرنے کے بعد اس کو پختہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ بیمار ہی نہیں۔ یقین ایک ایسی چیز ہے کہ جو انسانی جسم کی تمام مشینری کی حرکات کو بدل دیتی ہے اور واقعی بیماری رفع ہو جاتی ہے۔

چوہدری غلام حیدر

دلچسپ معلومات

۱۔ اگر سمندر (زمین) کا سب پانی خشک ہو جائے تو باقیماندہ نمک کی تہ موٹائی میں ۱۲۰ فٹ رہجائیگی۔

۲۔ پلاٹینم دھات جس کی قیمت مبلغ ۴۰۰ روپے فی اونس ہے اس قدر مشہور نہیں جس قدر کہ سونا جسکی قیمت مبلغ ½۷۶ روپے ہے۔

۳۔ لنڈن میں ۲۴۴ عدد تھیٹر اور گانے بجانے کی جگہیں ہیں۔ ۲۰۴ عدد سینما کمپنیاں۔ ۵۴ عدد پبلک ناچ گھر اور ۳۱ عدد عجائب گھر ہیں۔

۴۔ گذشتہ سال میں ۱۹۵۰۰۰۰ ہفتوں کا کام بیماری کے باعث ہرج ہوا جو کہ سال بھر میں ۳۷۵۰۰۰ اشخاص کا کام ہوتا ہے۔

۵۔ ہر ایک راج ہنس جو برطانیہ کے دریاؤں میں پالی جائے اس پر گورنمنٹ قبضہ کر سکتی ہے جب تک کہ مالک کا نشان اس پر لگا ہوا نہ ہو۔ شاہی خاندان کے پرندوں کی چونچ پر شاہی دستخط ہوتے ہیں۔

۶۔ درختوں کی تقریباً ۵۰۰ اقسام گوشت خور ہیں وہ پتیوں کے ذریعہ اپنے شکار کو پکڑتے ہیں جو کہ بعد ازاں کھایا اور ہضم کیا جاتا ہے۔ سن ڈیو۔ فلائی ٹریپ۔ پچر پلانٹس۔ بلیڈر۔ وائس اور بٹر وائس زیادہ تر گوشت خور درختوں میں سے ہیں۔

۷۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں اگر عورتیں اور کچھ دیکھ گئیں تو وہ یقیناً آدمیوں کا سا لباس زیب تن کرینگی۔

ڈی ایل بھوسل۔ ٹبالہ

باباجی کا تھیلا

شکایت۔ ہمارے پاس کئی جگہ سے شکایت آئی ہے کہ لالچی لوگ تقسیم تحائف پر لوٹ پڑتے اور زیادہ لینے کی کوشش کرتے ہیں ہم آپ کے امن وعافیت کی خاطر آج کے تھیلے کا جو کہ تھیلے میں ڈال کر بھیجتے ہیں اس میں ہر ایک کے حصہ کی چھٹانک پہلے ہی سے کاٹ دی گئی ہے۔ اپنی اپنی چھٹانک باری باری اٹھا لیں۔ تاکہ دوسروں سے کوئی جھگڑا تقسیم کے متعلق پیدا ہی نہ ہو سکے۔ خان

سودیشی اندھے۔ گذشتہ مردم شماری کی رو سے ہندوستان میں ایک لاکھ ستر ہزار مرد اور ایک لاکھ ۳۰ ہزار عورتیں اندھی ہیں۔ سودیشی کے حامیوں کو نوٹ کر لینا چاہئے۔

ایک پرواز انسان۔ ایک انگریز نے اپنے جسم پر ۷ فٹ لمبے اور ½۶ فٹ چوڑے پر جن میں ۱۵ گھوڑے کی طاقت کا انجن لگا ہوا تھا لگا کر ۳۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آسمان میں پرواز کرکے ایک چھوٹے سمندر کو طے کیا۔

کمزور قلی۔ اوسط درجہ کا آدمی اپنے وزن سے ½۱ گنا وزن اٹھا سکتا ہے۔

پیدایش اور موسم۔ بچے عموماً گرم موسم کی نسبت سرد موسم میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

مصافحہ۔ ہاتھ ملانے کی رسم سب سے پہلے یہودیوں نے ایجاد کی۔

ولائتی ان پڑھ۔ باوجود دنیا میں مادی ترقی کے اعلیٰ معراج پر پہنچا ہوا ہونے کے امریکہ میں گذشتہ مردم شماری کی رو سے ایک کروڑ ستر لاکھ آدمی ان پڑھ پائے گئے ہیں۔

زبردست پنجے۔ تمام دنیا میں ۱۲۷۳ شخص ایسے ہیں جن کے ہاتھ کی ۶ انگلیاں ہیں اور ۱۳۱۴ ایسے ہیں جنکی سات انگلیاں ہیں۔

انسانی دل۔ انسان کا دل ۶ انچ لمبا اور ۴ انچ قطر والا ہوتا ہے۔

نہر سویز جس کی بدولت آج دول عالم کو ہزارہا فائدے ہو رہے ہیں۔ ایک فرانسیسی کاؤنٹ فرڈنینڈ ڈی لیسپس کی غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ جو شہر ورسیلز میں سنہ ۱۸۰۵ء میں پیدا ہوا اور ۸۹ سال کی عمر میں دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء میں انتقال کر گیا۔

تمباکو۔ خیال ہے کہ تمباکو پینے والے ہیضے سے کم مرتے ہیں۔

تناسب۔ پورے پورے توانا و تندرست شخص کی یہ شناخت ہے کہ اسکا وزن فی فٹ قد کے لحاظ سے ۱۴ سیر ہوگا۔ یعنی اگر ایک شخص ۴ فٹ ہے تو اس کا وزن ۴×۱۴ = ۵۶ سیر ہونا چاہئے۔

ڈاڑھی۔ صرف مصنوعی ڈاڑھیاں اور بال بنانے کے واسطے پیرس میں سنہ ۱۸۹۵ء کو ۷ ہزار آدمی کام کرتے تھے۔

فیصلہ بورنیو کی قوم ڈیاک میں مقدمات فیصل کرنے کا عجیب دستور ہے۔ فریقین کے ہاتھ میں ایک ایک نمک کا ٹکڑا دے دیا جاتا ہے۔ دونوں اس کو پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ جس کا ٹکڑا پہلے گھل جاتا ہے وہ مجرم سمجھا جاتا ہے۔

حجام۔ ہندوستان میں بعض حجام ایسے کاریگر

ہیں کہ انسان سو رہا ہو اور وہ اس کی حجامت بنا دیں تو آسے ذرا بھی خبر نہ ہو۔

مشین۔ انسان کی ہڈیاں اور پٹھے ۲۰۰ مختلف قسم کی حرکات کرسکتے ہیں۔

تین سلام۔ جاپانیوں میں تین طریق سلام کے مروج ہیں۔ ایک اپنے سے کم حیثیت کے واسطے دوسرا اپنے ہمسر کے لئے اور تیسرا اپنے سے اعلےٰ منزلت شخص کیواسطے۔

جج۔ (قیدی سے) "اُس گواہ کی شہادت سے تو تمہارا بیان بہت ہی مختلف ہے۔"

مجرم۔ کچھ تعجب نہیں۔ یہ مجھ سے بھی بڑھکر جھوٹا ہے۔

مرض۔ علی العموم انسان بالاوسط اپنی عمر میں سالانہ دس روز بیمار رہتا ہے۔

طویل القامت۔ ۲۰۰ آدمیوں میں صرف ایک کا قد ۶ فٹ سے زائد ہوتا ہو۔

۲۰ چرٹ۔ امریکہ کا مشہور موجد اڈیسن جب کام میں مصروف ہوتا تھا تو قریبًا ۲۰ چرٹ پی جاتا تھا +

بھیک کی برکت۔ دنیا میں بھیک ہی ایک ایسا پیشہ ہے جس میں انسان معزز سے معزز اور امیر سے امیر شخص سے ملاقات بات چیت کرسکتا ہے +

سکھ مذہب اختیار کرلیا

لالہ ہرکشن لال کے فرزند لالہ کنھیا لعل گویا جنہوں نے گذشتہ سال مس حُسن آرا عزیز احمد کے ساتھ شادی کرلی تھی معہ اپنی دھرم پتنی کے سکھ بنائے گئے۔ اور انکو امرت چھکا کر اُن کے سکھی نام رکھے گئے۔ (عام)

حنفیت اور اسلام میں جنگ چھڑ گئی

احمدی دوستو سنبھلجاؤ

پیغام صلح لاہور نورافشاں میں احمدیت کے متعلق گذشتہ سال میں درجنوں مضامین پڑھکر آخر بول پڑا اور ایک تازہ اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ اسلام اور مسیحیت کے درمیان جنگ ہو رہی ہے مگر آپ بیچارے کو کیا معلوم کہ جنگ اسلام اور مسیحیت کے درمیان تو ناممکن ہو۔ کیونکہ جو اسلام ہو وہی مسیحیت ہر ہر دو نام ایک ہی دین کے ۔ ۔ ۔ ہیں۔ مگر غلط فہمی سے اس نے حنفیت کو اسلام سمجھ لیا ہو۔ اسے یاد رہے کہ جس اسلام کا وہ قائل ہے وہ حنفیت ہے جو غیر الاسلام اور اہل کعبہ کا دین ہے۔ جس خدا کو وہ مانتا ہے وہ کعبہ کا رب ہے۔ جس قرآن کو وہ قرآن محمدی سمجھتا ہے وہ محمد صاحب کا قرآن نہیں۔ اس اسلام نما حنفیت کو اسلام کہنے سے وہ اصل اسلام کا دشمن ہو رہا ہے۔ مگر اسے یاد رہے کہ حقیقت اسلام سے جُدا ہوکر مگر محض اسلام کا برقعہ پہنکر حنفیت نے تیرہ سو سال گذشتہ میں ہشیار پلٹے کھائے اور رنگ بدلنے کے بعد جو صورت پکڑی ہے اُس کو ہم موجودہ اسلام کہہ سکتے ہیں۔ جسے اصل اسلام محمدی سے کوئی رشتہ نہیں۔

اگر

اصل اسلام کی حقیقت شناسی کی خواہش ہو تو وہ **تحقیق الاسلام** کی طبع جدید کا مطالعہ کرے اس کے مصنف نے حنفیت اور حضرت محمد صاحب کے پیش کردہ اسلام میں امتیاز ثابت کردیا اور سب سے لُطف کی یہ بات ہے کہ تمام دلائل و براہین خود قرآن۔ احادیث اور اقوال اہل اسلام سے اپنے دعوے حقہ کی صداقت بیان اور ثابت کی ہے۔ اس کی طبع اول کے مطالعہ سے بنگلور میں مولوی عبدالواحد صاحب کے دل پر خاص اثر پیدا ہوا اور اُنہوں نے نورافشاں میں مسلمان مولویوں سے خدا و رسول کا واسطہ دیکر گذرے سال اپیل کی کہ **تحقیق الاسلام** کو معمولی کتاب مت سمجھو یہ اسلام کے خلاف آخری حربہ مسیحیت کا ہے۔ اگر مسلمانوں نے اس کا انسداد نہ کیا تو نتایج خراب نکلینگے اور اسلام پر وبال آجائیگا۔ آپ نے نورافشاں میں بحث بھی شروع کی تھی۔ مگر ایک دم وہ ایسے خاموش ہوگئے کہ باوجود تقاضا کے ایک لفظ تک بھی نہ بولے اور کوئی تعجب نہیں کہ اہل اسلام نے ان کی زبان بند ہی کردی ہو۔ مگر آخر تا کجے۔

شروع میں جب یہ کتاب شائع ہوئی تھی تو مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی مرزائی قادیانی وغیرہ کو برائے ریویو بھیجی گئی تھی۔ مگر آجتک ان میں سے ایک نے بھی نہیں لکھا۔ حالانکہ سنہ ۱۹۰۹ء میں "عظمت مسیح از روئے قرآن" پر مصنف کتاب ہذا نے جو لکچر لاہور میں دیا تھا پورے چار سال کی محنت اور تیاری کے بعد مرزا محمود احمد صاحب نے سنہ ۱۹۱۳ء میں اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں جواب دیا تھا اب ایسے شخص کی کتاب کا جواب دینا بھی ضرور مشکل ترین ہوگا۔ مگر سالہا سال کی خاموشی و سکوت کا مطلب بالفاظ پیغام صلح یہی ہو سکتا ہے۔ کہ بما کان السکوت تسلیما۔ یعنی خاموشی نیم رضا۔ مرزائی خلفاء خوب سمجھتے ہیں کہ خاموشی کا فائدہ کیا ہے

خموشی معنئے دارد کہ در گفتن نمے آید

دوسری جانب لاہوری پارٹی کا حال سنئے۔



ان کے امیر جماعت کو شروع ہی میں ایک جلد برای ریویو بھیجدی گئی تھی وہ بھی اب تک مہر بلب ہیں ہم گذرے سال غالباً ماہ دسمبر میں پیغام صلح کے دفتر میں پہنچے اور اس کا ذکر کیا۔ اڈیٹر صاحب نے فرمایا کہ کتاب ہو تو ریویو کر دیا جائیگا۔ فوراً طبع اول کے ہر دو حصص کی ایک ایک کاپی دی گئی جس پر آجتک صدائی برنخاست کا فتویٰ ہے۔ بار بار تقاضا کیا۔ ایک دن اڈیٹر صاحب مطالعہ کے بعد اسے گھر سے دفتر میں بھی لائے۔ ایک احمدی مبلغ دفتر میں موجود تھے انہوں نے بتایا کہ ریویو کے لئے لائے ہیں۔ انہی صاحب نے ذکر کیا کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس کا جواب تیار کیا ہے۔ مگر دریافت پر معلوم ہوا کہ ان کا خیال ہی تھا ورنہ جواب کی مجال کسے۔

آخر

انہی وعدہ وعید میں اڈیٹر صاحب بدل گئے۔ مدیر جدید مولوی مصطفٰے خاں صاحب سے دریافت پتہ لگا کہ مدیر سابق وہ کتاب ایک خاص شخص کے سپرد کر گئے ہیں۔ ہم نے مولوی مصطفٰے خاں صاحب سے اور انہوں نے اس خاص صاحب سے تقاضوں پر تقاضے کئے۔ مگر ہم دونوں آخر دسمبر تک حصول مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ جنوری میں پھر کرسی ادارت پر وہی پہلے اڈیٹر صاحب متمکن ہوئے۔ ہم بھی کب چھوڑنے والے تھے بس جا ہی پہنچے۔ معلوم ہوا کہ وہ کتاب ایک ایسے صاحب کی تحویل میں ہے جو اس پر اظہار رائے کرنے کے لئے زیادہ موزوں ہیں یقین کرو کہ اسی ماہ کے آخر میں ریویو ہو جائیگا۔ بھلا ہمیں ان کے وعدوں پر یقین کیوں نہ ہوتا۔ صبر کر کے ۳۰ جنوری تک انتظار کرنے لگے۔ مگر اب ۱۰ فروری ہو چکی اور جواب ندارد۔ ہم نے تحریب کیا تھا لیے نے گھبرا دیا ہے۔ عرض کیا کہ اگر ریویو کرنے کے لئے دل رکھتے ہیں تو ایک اور کاپی لے لیں۔ مگر مولوی مصطفٰے خاں صاحب اور موجودہ اڈیٹر صاحب دونوں نے کہا کہ یہ اصول کے خلاف ہے۔

تیسری شرط

تین شرطوں پر مدھوا کرتی ہے۔ جب ہم نے اس کتاب کے متعلق ۱۰ ستمبر کے کیسری میں "علمای اسلام جواب دیں" کے عنوان سے ایک کھلی چٹھی شائع کی تھی۔ اس وقت ہنوں کے ایک احمدی صاحب نے اس کتاب کو پڑھا اور لکھا کہ میں نے ریویو آف ریلیجنز (اردو) قادیان کو لکھا کہ ۱۹۱۵ء سے اب تک تحقیق الاسلام کا جواب کیوں نہیں دیا گیا تو وہاں سے جواب آیا کہ کتاب ملنی چاہئے سو آپ اڈیٹر صاحب کے نام قادیان میں ایک کتاب بھیجدیں یہ خط ہماری تحویل میں ہے۔ کتاب بھیجدی گئی اور لکھا گیا کہ جس نمبر میں ریویو شائع ہو وہ اڈیٹر نور افشاں کو ارسال کر دیں۔ مگر تاحال انتظار میں ہیں۔

امید ہے کہ یہی صاحب ایک دفعہ پھر قادیان میں کوشش کر دیکھیں اور مرزائیوں کو کسی طرح اس پر آمادہ کریں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے پیدا ہونے والے نتائج سے تمام مسلمان خوفزدہ ہو رہے ہیں۔

مگر

وہ تھی طبع اول۔ اب جو پہلا حصہ بہت سی ایزادی کے ساتھ شائع ہوا ہے اگر اس کو دیکھ لیں تو خدا جانے کیا حالت ہو جائے۔ تاہم قادیانی فرقہ کے مبلغ منشی محمد صادق صاحب کو ہم نے ۲۶ کو ایک لکچر کے بعد جس میں تین چار سو مسلمان تھے نئی طبع کی ایک کاپی دے کر رسید لی ہے اور وہ امید ہے کہ صادق الوعد نکلینگے۔ آپ نے کہا ہے کہ عنقریب ریویو نور افشاں کے دفتر میں بھیج دیا جائیگا۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ہم اس کتاب پر خود ریویو اس لئے نہیں کرنا چاہتے کہ سب سے زیادہ موزوں رائے حنفیت کے پیروؤں کی ہوگی۔ ورنہ کوئی ہم سے پوچھے تو ہم یہ کہنے کو تیار ہیں کہ کوئی نیک طینت و صادق دل مسلمان اسے پڑھکر موجودہ اسلام کا ہرگز قائل نہیں رہ سکتا۔ ہم پنڈت دھرم بھکشو صاحب مشہور آریہ مناظر سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ بس جان لو کہ آخری فیصلہ کی گھڑی آن پہنچی۔ اشاعت اسلام ہند کو توجہ کرنی چاہئے۔ مولویو میدان میں نکلو۔

چلو الارم بج گیا ہے — خان

خیالات

جس نے عشرت کا منہ نہ دیکھا وہ زندگی کی حقیقت سے نا آشنا رہا جس کی آنکھیں غم کے آنسوؤں سے لبریز ہوئیں اس نے دریکے دل میں پانی کے مدو جزر کا نظارہ کیا۔ اے ہمدم! خوشیاں دلکش اور دلفریب ہیں اور غم جانگداز۔ لیکن وہ سراب آفریں ہوتی ہیں اور یہ عکس رنج ان سے راہ چلنے والے رستہ بھول جاتے ہیں اور یہ برے وقت میں بھی بھولے ہوؤں کی رہنمائی کرتا ہے۔ رنج دلکا اضطراب انگیز ہوتے ہیں اور عشرت ساکن لیکن جوہڑ میں پانی کثیف ہوتا ہے اور بہتی ہوئی ندی میں لطیف و پاکیزہ سمندر میں طوفان اٹھتا ہے تو موجیں پہنچوں میں شدت کی بے قراری پیدا ہو جاتی ہے لیکن بحر ناپیدا کنار کی عصمت و عفت صرف اسی بے کلی پر موقوف ہے۔ بادل گرج کر حبس میں سنسنی پیدا کر دیتا ہے اور بجلی چمکتی ہے تو آنکھوں کو

چند صیا دیتی ہے لیکن بیرہ و تار جنگل میں تنہا مسافر کا رستہ اسی سے منور ہے۔

دنیا میں کوئی وجود نہیں جس کے نفس میں گاہے گاہے بے چینی پیدا نہ ہو اور کامل سکون تو زندگی کے لئے عین موت ہے! اے تو جو سر بفلک محلوں میں متمکن ہو کر اپنے نادار بھائیوں پر غلطانہ انداز نظر ڈالتا ہے۔ نہیں سمجھتا کہ خس وخاشاک کے جھونپڑے میں رہنے والا مزدور اپنے خدا کے زیادہ قریب ہے اُس نے تنگی کے سینکڑوں دن کاٹے ہیں اور اپنے بال بچوں کی فکر میں اس کی اکثر راتیں بیداری میں گذر رہی ہیں وہ جس کی ذرا سی جیب میں سونے چاندی کے سکے جھنکا رہے ہیں کیونکر جان سکتا ہے کہ سوکھی روٹی اور ٹھنڈے پانی کے گھونٹ میں کس نعمتِ خداوندی کی خبریں چھپی ہیں اسے کیا معلوم کہ ننھے ننھے بچے کی مطمئن مسکراہٹ میں کس ضیاء نورانی کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ اسے بدبخت جس کی قسمت میں دنیا بھر کی راحتیں لکھی ہیں اور کاوش کچھ نہیں۔ اگر چاہتا ہے کہ جسمانی آسایش کو اطمینانِ قلبی کے بدلے کھودے اور جیتے جی موت کی خوشیاں حاصل کرے تو اپنے لاکھ کے گھر کو خاک میں ملا دے۔ اور قدرت کی بے نیازی سے اپنی فطرت کو مالا مال ہو جانے دے؛ وہ کم مایہ جسکو تو نے ابھی چشم حقارت سے دیکھا ہے جب کڑی دھوپ میں تپتی ہوئی ریت پر اس کے دو آنسو ٹپکتے ہیں تو اس آہ اور روشنی پر فرشتوں کا دل پسیجا ہے؟ تو دنیا سے کوچ کریگا تو ساز و سامان کے ساتھ دفن ہوگا۔ اور چند سا عتیں اخبار یا کاروباری دنیا میں تیرے اُٹھ جانے کا خشک تذکرہ ہوگا۔ لیکن وہ جان دیگا تو نشان کریں ٹھنڈی ہواؤں کے ساتھ اس کے استقبال کو آئیگی اور پھولوں کے اک مطمئن کنج باغ میں اس کا مسکن ہوگا اور یہ اس لئے کہ تو عمر بھر اوروں سے منہ پھیر فقط اپنے نفس کی پرورش میں منہمک رہا لیکن اس کی جان نے زندگی کے سارے دکھ خود سہے اور کسی دل کو رانیدانہ دی۔

بہار خزاں ہو جاتی ہے۔ دن ڈھل جاتا ہے شام چھا جاتی ہے۔ بقا صرف خدا کی ذات کو ہو۔

پرندے چہکتے ہیں اور خاموش ہو جاتے ہیں پھول کھلتے ہیں اور مُرجھا جاتے ہیں۔ لہریں سمندر میں اُٹھتی ہیں پھر بیٹھ جاتی ہیں سورج نور کے تڑکے رونما ہوتا ہے۔ پھر شام ہوتے افق میں چھپ جاتا ہے اور

بقا صرف خدا کی ذات میں ہو

ہم پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارا بچپن کھیل کود میں گذرتا ہے اور ہماری جوانی عیش وعشرت میں صرف ہوتی ہم مال و دولت کے جھگڑوں میں غرق ہو جاتے ہیں اور بال بچوں کے بکھیڑے میں پڑ کر سمجھتے ہیں کہ اب تو ہماری زندگی اوروں کے لئے بھی لابدی ہے لیکن بڑھاپا آتا ہے تو روح خود بخود موت کے آگے سرنگوں ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جان لیتی ہے۔ کہ

بقا صرف خدا ہی کی ذات کو حاصل ہو۔

ایم سی ہیجنین بسمار نیور۔

عمودار سادھو سُندر سنگھ اور انگلستان

خدا کے مستعد خادم سادھو سندر سنگھ کی زندگی اور کلام سے ولایت کے لوگ اس قدر متاثر ہو چکے ہیں کہ جب انہیں پچھلے دنوں آپ کی بیان کردہ زندگی کی اطلاع پہنچی تو نہایت بے قرار ہو گئے جس کا اندازہ مندرجہ ذیل خط سے جو لائف آف فیتھ کی اشاعت یکم اگست میں شائع ہوا ہے۔

بنام اڈیٹر صاحب لائف آف فیتھ۔

جناب۔ آپ کے ناظرین یہ جان کر خوش ہونگے کہ آج مجھے سادھو سندر سنگھ صاحب سے ایک مکتوب مرقومہ ۵ جولائی ۱۹۲۳ء ملا ہے۔ آپ سپاٹو شملہ سے حسب ذیل تحریر کرتے ہیں۔

میں ابھی تبت سے واپس آیا ہوں۔ بوجہ چند مشکلات ومصائب میں زیادہ دیر تک نہ رہ سکا۔ مگر میں نے اپنے چند تبتی مسیحیوں سے انتظام کر لیا ہے کہ وہ خدا کے کام کو جاری رکھیں۔ کیونکہ میں اہل تبت کے لئے اجنبی ہوں اور اس لئے وہ میری نسبت زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ باوجود رکاوٹوں کے سال ہیں ہمارا کام عمدگی سے چل رہا ہے۔ مہربانی سے ہمیں اور ہماری ضروریات کو دعاؤں میں یاد رکھئے"۔

میں یہ اطلاع جلدی سے اس لئے بھیجتی ہوں کہ سادھو صاحب کے تبت میں قتل کئے جانے کی افواہ کی تردید ہو جائے۔ ہم خدا کی حمد کرتے ہیں کہ یہ پیارا سادھو ابھی زندہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ان ایام فصل میں کام کرے"۔

آپ کی این کرون۔ از سینٹ اینز۔
۲۳ جولائی ۱۹۲۳ء　　خان

دنیا میں ہیروں کی مقدار

اندازہ لگایا گیا ہے کہ کل دنیا میں ۲۴ ٹن ہیرے موجود ہیں۔ ایک ٹن ۲۸ من پختہ کا ہوتا ہے۔ ان میں سے $\frac{3}{4}$ سے زیادہ یعنی ۵۰ ہزار پونڈ وزنی ہیرے گذشتہ ۴۰ سال میں افریقہ کی معدنیات میں سے نکالے گئے۔ اس سے پہلے ملک برازیل (جنوبی امریکہ) کی کانوں میں سے بہت طویل مدت تک ہیرے نکلتے رہے تخمینہ ہے کہ ۵۰۰۰ پونڈ ہیرے برازیل کی معادن میں سے برآمد ہوئے ہیں۔ برازیل کے ہیروں میں ایسی چمک دمک پائی جاتی ہے جو آج تک کسی ملک کے ہیرے میں نہیں پائی جاتی۔

برازیل کی معادن الماس کے معلوم ہونے سے پہلے صرف ہندوستان کی کانوں میں سے ہیرے نکلتے تھے ۱۶۶۵ء میں ہندستان کے ہیرے کی کانوں میں ۶۰ ہزار مزدور کام کرتے تھے۔

خبریں

گلاسگو میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ برکن ہیڈ نے وکلاء کی خطیر آمدنی کی بابت حیرت انگیز انکشافات کئے۔ اپنی پنشن کی بابت تذکرہ کرکے لارڈ موصوف نے کہا کہ میں نے ۲۲ ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی چھوڑ کر لارڈ چینسلر کا عہدہ صرف دس ہزار پونڈ سالانہ پر قبول کر لیا اور اب مجھ کو صرف ۵ ہزار پونڈ سالانہ (۵۷ ہزار روپے) کی پنشن ملتی ہے۔ اب اگر میں کل ہی سے وکالت کا کام پھر شروع کردوں تو یقین سمجھو کہ ۴۰ ہزار پونڈ (۶ لاکھ روپے) سالانہ کما سکتا ہوں مگر چونکہ میں سابق میں لارڈ چینسلر رہا اور انگلستان کی ہائی کورٹوں کے لارڈ چیف جسٹسوں اور ماسٹر آف دی رولز وغیرہ کے فیصلوں کو اپیل پر منسوخ کرتا رہا (ماسٹر آف دی رولز کی تنخواہ ۶ ہزار پونڈ سالانہ ہے) اس لئے میری حیثیت کی روایتیں مجھ کو وکالت کرنے کی اجازت نہیں دیتیں اسلئے جن لوگوں نے میری پنشن پر حملہ کیا ہے یہ حملہ نہایت ہی نادانی اور بے سمجھی کا کام ہے۔

کلکتہ ۴ فروری گذشتہ سنیچر وار کو بگیاری (سیالدہ) میں دو لڑکیوں نے خودکشی کر لی اور وہ سسرال سے حال ہی میں میکے آئی تھیں۔ بگیاری پل کے نزدیک اُن کی ٹانگیں کٹی ہوئی پائی گئیں یقین کیا جاتا ہے کہ وہ دیدہ دانستہ چلتی گاڑی کے نیچے لیٹ گئیں۔

رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ہر دو لڑکیوں نے اپنے باپ کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں یہ درج ہے کہ ہم اس زندگی سے تنگ آگئی ہیں۔ ہمارے زیورات فروخت کرکے اُن کا روپیہ غربا میں تقسیم کر دیا جاوے یا کسی خیراتی فنڈ میں دیدیا جاوے۔

کپتان بوچنین نے ریگستان صحرا میں ۳½ ہزار میل تک سفر کیا تھا۔ اس سفر کا وہ بیان کرتے ہیں کہ وسط صحرا میں ایک شہر نمک کا بنا ہوا ہے وہاں سڑکیں صرف ایک گز چوڑی ہیں اور مکانات درندوں کی غاروں کی طرح ہیں۔ وہاں مرد نقاب پوش اور عورتیں بے نقاب رہتی ہیں۔ اس کا نام فیچی ہے بہت سی نئی قسم کے جانور معلوم کئے گئے۔ نمونے ٹیرنگ میں لارڈ روتھس چائلڈ کے دارالحیوانات میں رکھے گئے ہیں۔ جب پہلی مرتبہ فلم تیار کیا جائیگا۔ اس وقت لارڈ موصوف سائنس کے لحاظ سے ان انکشافات کی قدر وقیمت کے متعلق تقریریں کرینگے۔

نمونوں میں ایک جنگلی بلی بھی ہے اس کا سر اور پنجے اس قسم کے ہیں کہ وہ خرگوش کی طرح زمین میں گڑھا کھود سکتے ہیں جن حیوانات میں یہ رکھی گئی ہے اس کا ۳۰ ہزار پونڈ میں بیمہ کرایا گیا ہے۔

کپتان بوچنین نے کل رات کو کہا کہ وسط صحرا کے مردوں اور عورتوں کے ہاتھ پیر نہایت نازک ہوتے ہیں۔ بعض عورتوں کا رنگ یوروپینوں کی طرح صاف ہوتا ہے۔ اور نوجوان لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں کہ لندن میں بھی حسین سمجھی جائینگی سارا کام وہی کرتی ہیں اور مرد صورت دیکھتے رہتے ہیں۔ مرد جو نقاب استعمال کرتے ہیں وہ تین گز لمبے اور ۹ چوڑے سیاہ کپڑے کی ہوتی ہے یہ سر کے گرد باندھی جاتی ہے اور منہ ناک اور کانوں کو چھپا لیتی ہے صرف آنکھوں کے لئے تنگ سوراخ ہوتے ہیں۔

لنڈن ۳ فروری۔ مسٹر ہوورڈ کارٹر کا دستخطی اعلان ہے کہ ہم لوگوں پر جو ناممکن العمل پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان کے باعث میں اور میرے تمام شریک کار لوگوں نے بطور اظہار ناراضگی طوطن خامن کے مقبرہ میں مزید سائنٹیفک تحقیقات جاری رکھنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے میں یہ اعلان مجبوراً کرتا ہوں کہ مقبرہ بند کر دیا گیا۔ اس لئے کہ کوئی مزید کام نہیں کیا جائیگا۔ یہ اعلان عام پبلک کے لئے نہایت حیرت انگیز ہے۔ لیکن اس سے ان لوگوں کو کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ جنکو گذشتہ چار ماہ کے واقعات اور حکومت مصر کی تازہ روش کا علم ہو چکا ہے۔ (کیبری۔ بحوالہ انگلشمین)

ٹائمز لنڈن کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مسٹر ہوورڈ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ تازہ ترین پابندیاں اور مداخلتیں ناقابل برداشت اور گودنے والے مطالبات کا سلسلہ ہیں جن کے باعث کئی بار قاہرہ تک سفر کی نوبت آئی۔ ہمارا کام محض سائنس کے فوائد سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ ذاتی غرض سے آخر میں نامہ نگار لکھتا ہے کہ محکمۂ آثار قدیمہ مصر لارڈ کارنارون کا خاندان کے حقوق پر پانی پھیرنے کی کوشش میں رہا ہے۔

لنڈن ۱۳ فروری مسٹر کارٹر نے محکمۂ آثار قدیمہ قاہرہ کو چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ آپ کا محکمہ بیوہ بیگم کارنارون کو اُن کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش میں ہے۔ جو قانون مصر کے مطابق حاصل ہیں اور جن کی رو سے وہ مقبرہ کی چیزوں میں حصہ دار ہیں۔ محکمہ کے افسر اعلیٰ نے جواب دیا ہے کہ ان کا محکمہ اس معاملہ پر مزید بحث نہیں کریگا۔ وہ اپنا فیصلہ آپ تک پہنچائے دیتا ہے۔ (ر)

(اکسفورڈ۔ ۱۹ فروری) کل گیارہ عورتیں

اور ایک فورمین کارخانہ بارود سازی میں جلکر ہلاک ہو گئے۔ یہ کارخانہ تھامس تھ کے قریب برلب دریائے ٹیمز واقع ہے۔ بہت سی عورتیں دوسروں کے ساتھ ایک چھپر میں بیٹھ کر کارتوسوں کے نوزے بنانے کا کام کر رہی تھیں کہ اچانک دھماکا ہو کر آگ لگ گئی۔ چودہ اشخاص شعلوں میں گھر گئے۔ لیکن ۱۲ ہلاک شدگان تو اس طرح جل گئے ہیں کہ انہیں شناخت بھی نہیں کیا جا سکا۔ دو بچکر نکل گئے۔ لیکن انہیں بھی زخم آئے ہیں۔

علاقہ برسہ کا مشہور و معروف ڈاکو بابر دیو جیکے کارناموں کا تذکرہ پیشتر ازیں اخباروں میں ہو چکا ہے اور جس کو گرفتار کرنے کے لئے بمبئی کی پولیس سرتوڑ کوشش کر رہی تھی۔ آج زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے اور اُسے بڑودہ میں پہنچایا گیا ہے۔ اتوار کی رات کو بابر دیو چار ساتھیوں کے ہمراہ جلالپور پرانہ متعلقہ ریاست بڑودہ میں ڈاکہ ڈالنے کے لئے گیا۔ پولیس کو اس کی اطلاع بہم پہنچ گئی۔ اور انہوں نے ڈاکوؤں کو جا کر گھیر لیا۔ ایک گھنٹہ تک ڈاکوؤں و پولیس کے درمیان گولیاں چلتی رہیں آخر کار ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ ڈاکوؤں کی گولیوں سے نائب فوجدار و مسٹر تلوٹیہ ہلاک ہو گئے۔

نہایت خوشی اور مسرت بخش خبر ہے کہ خدا نے مسٹر سی ایم قادا اور مسز قادا کو ۹ فروری ۱۹۲۴ء کے روز ایک فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچہ اور اُس کی والدہ ڈفرن ہسپتال کلکتہ میں راضی خوشی ہیں۔

لیچفیلڈ (آکسفورڈ) ۱۵ فروری کی خبر ہے کہ برٹش ایمپائر نمائش میں لکسر کے طوطن آخمن کی قبر سے جو چیزیں برآمد ہوئے تھے۔ اُن کی نقل درست تیار کر کے نمائش میں رکھی گئی ہیں۔ عجیب و غریب اشیا ہیں جن میں ایک آبنوس کی کرسی پر ہاتھی کی دستکاری ہے خوبصورت لمبے لمبے صندل نفیر اور سنہلی لگائیں ہیں۔ سونے کی گاڑیاں اور صندوق ہیں۔ سنگ جراحت کے کنیز خوشبو دان ہیں۔ سنہلی سونے۔ صندوق۔ گاڑی کے پہیے وغیرہ جیسے کہ وہ لکسر میں ملے ہیں۔

لندن ۳۱ جنوری کی خبر ہے کہ ایک روسی بغنے ٹالین نے ایک ایسی روشنی کی مشین تیار کی ہے جو آبدوز کشتیوں میں کام کرنے والوں کے لئے آنکھ کا کام دے گی۔ وہ اس مشین کے ذریعہ سمندر کے پانیوں میں اوپر اور نیچے دائیں اور بائیں آگے اور پیچھے دور تک چیزوں کو یوں دیکھ لیا کرینگے جیسے کہ ہم جہاں دن کے وقت دیکھ لیتے ہیں۔ ہنوز یہ ایجاد پردۂ غیب میں پوشیدہ ہے۔ مگر اگر یہ ایک حقیقت ہے تو آنے والی دنیا پر اس ایجاد کا بڑا اثر پڑیگا۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ روسی لیڈروں کے درمیان ضرورت سے زیادہ کام کرنے کے سبب امراض پیدا ہو رہے ہیں۔ ٹائمز کا نامہ نگار ریگا کہتا ہے کہ موسیو رائیکوف جو لینن کا جانشین ہے۔ بیمار ہے اور وزارت کے جلسہ کی شرکت نہیں کر سکتا اُس کی جگہ موسیو لیمینیوں صدارت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ موسیو لیمینیوں خود ایک ہفتہ کی فرصت میں اس سبب گئے تھے کہ انہیں اپنے کمزور اعصاب کو آرام پہنچانا تھا۔ موسیو اسٹالنسکی۔ موسیو ٹرائز کی جگہ کام کر رہے ہیں موسیو زرجی سکی بھی بیمار اور اعلیٰ اقتصادی کونسل کی صدارت کرنے سے آجکل معذور ہیں۔

وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ لینن کی کرسی ہمیشہ کے لئے خالی چھوڑ دیجائے۔ اس پر بیٹھنے کے کوئی لائق شمار نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ لینن کا نام بالشویکی عام انجمنوں کی فہرست پر چھوڑ دیا جائے۔

دلشکن خبر۔ مورخہ ۱۰ فروری بروز اتوار بوقت قریبا ۳ بجے صبح ہمارے مہربان اور ہردلعزیز پادری ریڈ صاحب کی میم صاحب فوت ہو گئی ہیں۔ دپادری صاحب اور اُن کی میم صاحبہ سے پنجاب کے مسیحی خاصکر لاہور کے مسیحی اچھی طرح واقف ہیں۔ تقریبا ایک سال سے کوئٹہ میں آئے ہیں۔ ناظرین نور افشاں سے التماس ہے کہ وہ پادری صاحب کے واسطے اور ان کے تینوں بچوں کے واسطے تسلی کی دعا کریں۔

آفرین ہے۔ پادری ریڈ صاحب نے اس دکھ کے وقت ہر طرح سے تسلی رکھی۔ اور علی الصبح عشائے ربانی کتھیڈرل میں لی۔ اور دفن کی نماز پادری جانسٹن صاحب جونیئر چیپلین اور ڈاکٹر میکلوی صاحب سینئر چیپلین نے ادا کی بعد نماز دفن پادری ریڈ صاحب نے خود ایک ایسی تقریر کی کہ تمام حاضرین کا دل بھر آیا۔ قریبا دیسی کالیبا کے ۵۰۰ مرد۔ عورتیں اور لڑکے قبرستان میں حاضر تھے۔ خدا صاحب ممدوح کو ہر طرح سے تسلی عنایت فرماوے۔ آمین۔

(کے۔ سی۔ ٹامس از کوئٹہ)

واشنگٹن ریاستہائے متحدہ کا ایک تازہ برقی پیام مظہر ہے کہ مسٹر ہیوجز نے پیرمیتی ترک الوطنی کمیٹی کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ بل مخالفت ترک الوطنی کا اطلاق جاپان پر نہیں ہوگا یہ شرائط معاہدہ جاپان و امریکہ کے متضاد ہے۔ جاپان نے تو پیشتر ہی امریکن حکومت میں یہ سوال پیدا کر دیا تھا۔ مگر اس بل کا اطلاق اہل چین و دیگر ایشیائی



(بقیہ مضمون صفحہ ۲) اور اس قسم کی دیگر تمدنی تحریکیں سیاسی فوائد کو مدنظر رکھ کر جاری کیگئی ہیں۔ آیئے اب دیکھیں کہ

ہندوؤں نے اس تحریک شدھی سے کیا فائدہ سوچا ہے؟ یہ کہ ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہوجائیگی اور مسلمانوں کی تعداد اس مناسبت سے کم ہوجائیگی ۔ ۔ ۔ ۔ ہندو آج ۲۴ کروڑ ہیں۔ اگر بہت سرگرمی سے کام لیا گیا تو غالباً دوچار سال میں ½ ۲۴ کروڑ ہوجاینگے اس سے زیادہ کسی طرح نہیں ہوسکتے۔ سارے ملک کو ہم مذہب بنانے کا خیال جنون سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ تو جب ۲۴ کروڑ ہندوؤں نے اپنے کو سیاسی غلامی سے آزاد کرنے کے ناقابل پایا ½ کروڑ ہندوؤں کے اضافہ سے کیا توقع کی جاسکتی ہے۔ شاید زیادہ سے زیادہ اثر اس کا یہ ہوگا کہ ایک یا دو ممبر کونسل میں زیادہ ہوجائیں تو اتنے حقیر نتیجہ کے لئے اس قدر شور و شغب کی کیوں ضرورت سمجھی جاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ امرتسر جہاں تین سال قبل ہندوؤں اور مسلمانوں نے خونی یگانگت کا عیار پیش کیا تھا۔ اسی امرتسر میں آج دونوں فرقوں میں خونریزی کا بازار گرم ہے۔ اس کے لئے ہم بڑی حد تک اس شدھی کی تحریک کو مورد الزام قرار دیتے ہیں۔ غنیمت ہے کہ ابھی تک کانگرس کے حامی مسلمانوں نے تحمل اور ضبط سے کام لیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ مگر افسوس ہے کہ ہندوؤں نے پہلے اس (قومی تعمیر کی) بنیاد پر پھاوڑا اچلا دیا۔ ۔ ۔ ۔ ایک بھائی کو دوسرے بھائی کا گلا گھونٹ کر مقابلہ کا سبق سکھایا جارہا ہے۔ اور ہر ایک گھر میں اکھاڑہ ہے اور وہاں بھائی بھائی۔ باپ بیٹے مقابلہ اور مجادلہ کی مشق کررہے ہیں۔

اگر شدھی کے حامی قوم کے بہی خواہ ہیں تو اچھوتوں کو اٹھائیں۔ اعلیٰ اور ادنیٰ کی قید کو مٹائیں۔ چھوت چھات کے بے معنی اور مہمل قیدوں سے قوم کو پاک کریں۔ کیا ہماری راسخ الاعتقادی مذہبی جماعتیں ڈوموں اور چماروں سے برادرانہ مساوات کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو ان کی شیرازہ بندی کا دعویٰ باطل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ پھر بھی کیا خبر ہے کہ جن مسلمانوں یا براے نام مسلمانوں کو پاک کرنے کے لئے آپ ساری قوم کو تباہی کی طرف لے جارہے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہندو دامن سے وابستہ رہینگے ۔ ۔ ۔ ۔ سماج نے جتنے معرکے کی شدھیاں کیں ہر مقام پر دھوکا کھایا۔ دھرم پال۔ دھرم بیر وغیرہم سب کے سب آج پھر مسلمان ہیں۔ ان نو ہندوؤں کو جب ہندو سوسائٹی سے کما حقہٗ واقفیت ہوگی۔ وہ دیکھینگے کہ ہم کو شدھی سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ ہمارے ساتھ اب بھی وہی چھوت چھات جاری ہے۔ ہماری اولادوں کی شادیوں میں اب اور بھی زیادہ رکاوٹیں پیدا ہوگئی ہیں" تو متنفر ہوکر پھر اسلام کا دروازہ کھٹکھٹائینگے۔ مسلم سربرآوردگان قوم کی پالیسی کی جس قدر مدح و ستایش کی جائے کم ہے۔

بڑے شد و مد کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ملکانہ تو دراصل ہندو ہیں۔ انہیں مسلمان سمجھنا ہی غلطی ہے وہ ہندو نام رکھتے ہیں۔ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ۔ ۔ ۔ ۔ ہیں۔ شادیوں میں پروہتوں کو بلاتے ہیں۔ صرف مردے دفن کرتے اور ختنہ کراتے ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ مردم شماری میں وہ مسلمان شمار کئے جاتے ہیں۔ اور ہندوؤں میں کتنے ہی ایسے فرقے ہیں جو اسلامی رسم و رواج کی پابندی کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ہندوؤں میں ایسے فرقے موجود ہیں جو گئوکشی کرتے ہیں مسلمانوں کے گھر کے جھوٹے ٹکڑے کھاتے ہیں۔ مگر آج ان کے مسلمان ہونے کی خبر پاکر ہندو حلقے سے باہر ہوجائینگے۔ یہ بھی ایک حجت پیش کی جاتی ہے کہ ملکانے خود بخود التجا کرتے ہیں کہ ہمیں ہندو برادری میں داخل کیجئے ہم اب مسلمان رہنا نہیں چاہتے۔ مانا۔ مگر کیا اب تک ملکانے سوتے تھے۔ یا کسی معجزے سے ان کی مذہبی ارادت ہندوؤں کی طرف منتقل ہوگئی۔ کوئی تحریک بلاخارجی اشتعال کے عالمگیر نہیں ہوا کرتی۔ شدھی کے حامیوں نے انہیں مہینوں اور برسوں میں تیار کیا ہوگا

شدھی کے حامیوں سے تو ہمیں اب زیادہ معقول پسندی کی امید نہیں۔ انہیں مذہبی جنون نے از کار رفتہ بنا رکھا ہے"۔

ہم خوش ہیں کہ ہمارے خیالات کی مسٹر پریم چند صاحب ایک ہندو بزرگ نے لفظاً بلفظ تائید کی ہے

اعلان
کانفرنس مذاہب کمیٹی

جیسا کہ پہلے اعلان ہوچکا تھا۔ نمائندگان جماعت کا اجلاس تین بجے حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج لاہور میں مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۲۷ء کو منعقد ہوا۔ پادری علی بخش صاحب و بی۔ ایل رلیارام صاحب سکرٹیری وائی۔ ایم سی۔ اے لاہور اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کی موجودگی میں کچھ قواعد کانفرنس مذاہب کمیٹی کے لئے منضبط کئے گئے۔ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ سے کانفرنس کمیٹی کے عارضی طور پر بعہدہ سکرٹیری کام کرنے کے لئے استدعا کی گئی۔

یہ بھی قرار پایا کہ آئندہ پروونشل کمیٹی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۷ء بوقت ۵ بجے شام اسلامیہ کالج کے شاف روم میں منعقد ہوگا۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

(۱) کانفرنس کمیٹی کے ممبران کا انتخاب

(۲) قواعد کا پاس کیا جانا۔

(۳) آئندہ اجلاس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور

اس کا ضروری انتظام کرنا۔

(۵) کانفرنس مذاہب کے گذشتہ جلسہ کے لکچروں کی چھپائی کا انتظام۔

(۶) اور کوئی بات جو سکرٹری پیش کرے۔

تمام فرقوں سے جو اس کانفرنس مذاہب کمیٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں، خواہش کیگئی ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک دو اصحاب اس اجلاس میں بھیجے۔ جنکو نمائندوں کے انتخاب کا پورا اختیار اُن کی جماعت کی طرف سے دیا گیا ہو۔

راجپوتانہ کنونشن

امسال راجپوتانہ کنونشن کا ہونا ۲۰ مارچ سے ۲۴ مارچ ۱۹۲۴ء تک قرار پایا ہے۔ مشہور بزرگ پیٹرسن صاحب جوکہ سیالکوٹ کنونشن کے خاص ہادی ہوا کرتے ہیں بلائے گئے ہیں اور پروفیسر این کے مکرجی علیگڑھ کالج کے جو جابجا کنونشن میں جاکر لوگوں کو مستفیض کر رہے ہیں تشریف لائینگے۔ کنونشن کی کامیابی آپ کی دعاؤں پر موقوف ہے آپ خود آئیں اور دوستوں کو بھی لائیں۔ رہائش اور کھانے پینے کا انتظام معقول کیا جائیگا۔

آپ کا خادم۔ ایچ آر والٹر کنونشن سکرٹری ایم ای مشن

اجمیر۔ راجپوتانہ

ضرورت

یکم اپریل ۱۹۲۴ء سے اینگلو ورنیکلر لوئر مڈل سکول گوجرہ کے لئے ایک جے۔ اے۔ وی۔ مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ معقول دی جاویگی درخواستہائے پتہ ذیل پر روانہ کی جاویں۔ ہر ایک امر کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں۔

المشتہر۔ پادری ڈبلیو۔ پی ہیرس مشنری انچارج سی۔ ایم۔ ایس گوجرہ۔ ضلع لائل پور۔

اُردو کتابیں

چشمۂ حیات کی کتابیں۔ بچوں کے لئے پادری آرنیٹون صاحب کے آسان اور عام فہم ۱۲ وعظ ۱۲ جدا جدا حصوں میں ہر حصہ کا ٹائیٹل رنگین ہے قیمت فی حصہ ۳ پائی کل حصص یکجائی مجلد صفحہ ۲۰۲ قیمت ۱۰ر

چوپانی زبور۔ پادری ایف بی مائر صاحب نے ۲۳ ویں زبور کو عجب نقطۂ نگاہ سے ایک عجیب پیرائے میں بیان کیا ہے نہایت روحانی کتاب ہے صفحہ ۶۴ قیمت ار

چھوٹا منہ بڑی بات۔ ہاتھ۔ کان۔ آنکھ اور زبان کا یہ دلچسپ مناظرہ یعنی نصیحت خیز ہے طبع چہارم صفحہ ۱۲ ۳ پائی

چیدگی یا مسیح بادشاہ۔ پادری سیکڈن صاحب بکیو چیلن لاہور کا رسالہ ممبران برہمو سماج کیلئے۔ نئے زمانہ کے اہل ہنود کے سامنے مسیح کو پیش کیا گیا ہے صفحہ ۳۰ قیمت ۳ پائی

چراغ کلام۔ ڈیلی لائٹ کا اردو ترجمہ تمام سال کے روزمرہ صبح وشام کے لئے کلام اللہ کے ورد خدا کے بندوں کی جان ہے۔ یہ کتاب بطور تحفہ دیئے جانے کے قابل ہے صفحہ ۳۰۳ قیمت شٹف ۱۲ مجلد کپڑا ۱۲

ڈاکٹر جیکل و میاں حمید یعنی دو جسموں والا آدمی یہ ایک ریاکار کی زندگی کا دلچسپ مرقع اور نہایت سبق آموز قصہ ہے۔ صفحہ ۶۲ قیمت ۴ر

دسواں حصہ خداوند کا ہے۔ دہ یکی کے متعلق مختلف طبقہ وپیشہ کے لوگوں کے لئے ہدایات صفحہ ۸ قیمت ۳ پائی

دعوۃ المسلمین از سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی قرآنی آیات سے یہ بات ثابت کیگئی ہے کہ اہل اسلام پر بائبل کا پڑھنا فرض ہے صفحہ ۱۸ قیمت ار

دنیا کی سب نیکیوں سے بڑی نیکی یعنی محبت مسیح کا بیان ہے صفحہ ۲۴ قیمت ار تنبیہہ ۱۰ر سے کم قیمت کتاب کا وی پی نہ بھیجا جائیگا قیمت اور محصولڈاک کیلئے پیشگی ٹکٹ آنے چاہئیں۔

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجاگھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طالبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانا

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کردی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہو۔

صرف خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالبعلم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری کا علم ہو متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالبعلم کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار رہتا ہے علاوہ ازیں جزگٹا ۱عہ سے ۱لہ تک گردکول ۸عہ سے ۶عہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم اے مینجر نور افشاں ایمپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔